بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

صدر صاحب........ حساب دیجئے!

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

آج کل اخبارات میں صدر مملکت جناب فاروق احمد لغاری کے نجی دورہ امریکہ پر شاہانہ اخراجات اور مہران بینک سکینڈل میں ملوث ہونے کی بازگشت سنائی دے رہی ہے اور ہر عام و خاص کی زبان پر یہ موضوع زیر بحث ہے اور لوگ بے لاگ تبصرے کر رہے ہیں اور صدر جیسے بلند منصب کی خوب مٹی پلید ہو رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان سنگین الزامات کی فوری اعلیٰ سطح پر عدالتی تحقیقات کی جاتیں اور خود صدر صاحب اپنے عہدے سے مستعفی ہو جاتے تاکہ عدالتی کارروائی پر اثرانداز نہ ہوتے اور عدالت انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی اور پوری قوم کو صحیح صورت حال سے آگہی حاصل ہوتی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جناب صدر سمیت تمام حکومتی کارندوں کو نہ تو حکومت کی ساکھ بچانے کی فکر ہے اور نہ ہی سربراہ مملکت جیسے بلند منصب کی عزت و توقیر۔ ان شرمناک الزامات پر اپنی صفائی دینے کی بجائے بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے دوسروں پہ الزام تھوپے جا رہے ہیں اور تمام وزراء بڑے بھونڈے انداز میں جھوٹ بول رہے ہیں۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس کے سربراہ کیلئے مسلمان ہونا شرط اول ہے اور مسلمان کا مطلب ہی یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے مطابق گزارے اور اسلامی اقدار' روایات کی پابندی کرے' اور ہر کام میں اسلاف کے کارناموں کو نمونہ بنائے۔ خاص کر اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیات اس کی سختی سے پابندی کریں۔ اسلام میں سربراہ یا خلیفۃ المسلمین کا حق اسے دیا جاتا ہے جو معاشرہ میں سب سے اہم' معتبر' باکردار'

صالح اور متقی ہو اور مثالی کردار اور عمل سے پوری امت کیلئے نمونہ ہو اور اپنے اندر پوری امت کیلئے ترحم کا جذبہ رکھتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد امت کے سب سے اہم اور پاکیزہ شخصیت حضرت ابو بکرؓ کو اس عظیم منصب کے لئے چنا گیا۔ اسی طرح آپ کے بعد حضرت عمرؓ، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یکے بعد دیگرے منتخب کیا گیا۔ اسلام میں اس اعلیٰ منصب کیلئے معیار زہد و تقویٰ اور علم و عمل ہوا کرتا تھا۔ وہ عظیم شخصیتیں جب اس ارفع منصب پر فائز ہو جاتیں تو پہلے سے کہیں زیادہ محتاط ہو جاتیں اور بقیہ زندگی میں اس منصب کا کبھی بھی ناجائز فائدہ نہ اٹھاتیں بلکہ سرکاری اخراجات کو صرف حکومتی کاموں تک محدود کر دیتیں اور بیت المال سے برائے نام وظیفہ حاصل کرتے اور انتہائی سادگی سے اپنی زندگی گزارتے۔ تاریخ اسلام میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ آج تک ان واقعات سے کسی نے سبق حاصل نہ کیا۔

جناب صدر اپنے بیٹے کی تقریب تقسیم اسناد میں شمولیت کے لئے امریکہ سدھارتے ہیں۔ یہ خالص ان کا نجی اور ذاتی دورہ تھا۔ لیکن اس کی بے انتہا تشہیر کی گئی اور پھر پورا بوئنگ جہاز بک کیا گیا اور اہل خانہ کے علاوہ پورا پرسنل سٹاف بھی ہمراہ گیا۔ اس پر بس نہیں بلکہ پارٹی کے بعض جیالے بھی ہمرکاب ہوئے۔ حالانکہ یہ سفر نہ تو سرکاری تھا اور نہ پاکستان کے مفادات حاصل کرنے کے لیے کیا گیا تھا جس کے لئے اخباری اطلاعات کے مطابق پندرہ کروڑ روپیہ صرف کیا گیا اور جناب صدر نے اس دورے میں بعض ایسی تقریبات کا بھی اہتمام کیا جس میں امریکہ کے تاجر اور صحافی بلائے گئے اور دنیا کی مہنگی ترین شراب اس میں پیش کی گئی۔ اس کا بل بھی سرکاری خزانے سے ادا کیا گیا۔ اگر یہ دورہ سرکاری ہوتا نہ جانے اس پر مزید کتنے کروڑ روپے صرف ہوتے۔ اب ذرا ملاحظہ فرمائیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ کہ جس میں آپ بیت المقدس کی فتح کیلئے فلسطین کا سفر اختیار کرتے ہیں اور پوری دنیا میں آپ کا رعب اور دبدبہ ہے اور اسلامی سلطنت کی حدود دن بدن پھیلتی جا رہی ہیں لیکن سفر کیلئے ایک سواری اور خدمت کیلئے ایک

غلام۔۔۔۔۔۔ اور امیر المومنین جتنا فاصلہ خود سواری پر کرتے ہیں اتنا ہی غلام بھی کرتا ہے اور سفر کا مقصد بھی کتنا عظیم الشان، کہ قبلہ اول کو عیسائیوں سے آزاد کرانا ہے۔ اس کے لیے اگر آپ اپنے ہمراہ ایک لشکر بھی لے جاتے تو کسی کو اعتراض نہ ہوتا لیکن آپ نے نہایت خاموشی اور سادگی سے یہ عظیم الشان فتح حاصل کی اور سرکاری خزانے پر کسی قسم کا بوجھ نہیں پڑنے دیا۔

اب ذرا تقابل کیجئے کہ انہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرکے اپنا نام فاروق رکھنے والے پاکستان کے سربراہ مملکت جب امریکہ سدھارتے ہیں اور مقصد بھی اپنے بیٹے کی B.A کی ڈگری وصول کرنا ہے تو اس کے لیے سرکاری خزانے سے کروڑوں روپیہ صرف کرکے ایک پورا وفد ہمراہ لے جاتے ہیں۔ گویا امریکہ فتح کرنے جارہے ہیں اور حاصل کیا کیا ہے۔ اسکی تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں اور موصوف پوری کوشش کے باوجود امریکی صدر کے ساتھ تصویریں بھی نہ کھچوا سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مہران بنک سکینڈل میں صدر صاحب کا ملوث ہونا اب کسی سے پوشیدہ نہیں رہا۔ اور قوم کا ہر فرد یہ جاننے کا پورا حق رکھتا ہے کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ سوال قوم کا ایک فرد ہی کیوں نہ کرے لیکن اسکا جواب پوری قوم کے لیے ہوتا ہے۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مال غنیمت میں چادریں تقسیم کی گئی ہر شخص کے حصے میں ایک ایک چادر آئی چند دن بعد خطبہ جمعہ کے دوران ایک صحابی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا آپ پہلے یہ بتایئے کہ مال غنیمت میں تو ہر فرد کو ایک چادر نصیب ہوئی اور آپ کا قد لمبا ہے اور آپکا لباس ایک چادر سے نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن آپ نے تو اسی کپڑے کا لباس پہن رکھا ہے۔ ہم حقیقت حال جاننا چاہتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ناراض ہونے کی بجائے سائل کو مطمئن کیا اور آپکا جواب پوری امت نے سنا۔ آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حقیقت حال بیان کرنے کو کہا انہوں نے وضاحت کی کہ اس میں شک نہیں کہ ایک چادر سے امیر المومنین کا لباس تیار نہیں ہو سکتا تھا میں نے اپنے حصے کی چادر انہیں عطا کی اور دو

باقی صہ ۱۹ پر